سوال

میں جوان ہوں اورشادی کرنے کا سوچ رہاہوں، لیکن میرے کچھ اشکال ہیں بیوی کی تلاش سے قبل میں ان کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں : بیوی کے متعلق یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ دین والی عورت کون ہے جس کواختیار کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے ؟ میں یہ جانتا ہوں کہ جتنی بھی عورت عالمہ اورزاہدہ اور متقی اوردعوت دین دینے والی ہوگی اتنا ہی افضل و بہتر ہے لیکن اس سے کم کے متعلق کیا ہے مثلا کوئی عورت فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہو توکیا اسے بھی دین والی شمار کیا جا ئیگا جونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرادلی ہے ؟ اورکیاچہرے کا پردہ نہ کرنے والی یاجس کی صرف آنکھیں ننگی ہوں دین والی شمارکی جائیگی ؟ دوسرے معنوں میں یہ کہ : اگر نوجوان کے گھروالوں نے اس کےلیے اگرکوئی ایسی لڑکی اختیار کی جوفرائض کی ادائیگی توکرتی ہولیکن چہرے کا پردہ نہیں کرتی توکیا اسے اس رشتہ سے انکارکرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ یہ عورت دین والی نہیں ؟

جواب

الحمد للہ

دین والی عورت سے نکاح کرنے کی وصیت اوردین والی عورت کون ہے ؟

ا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا :

" عورت کے ساتھ چاراسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال ودولت کی وجہ سے، اوراس کے حسب ونسب کی بنا پر، اوراس کی خوبصورتی وجمال کی وجہ سے، اوراس کے دین کی بنا پر، چنانچہ تم دین والی کواختیار کروتیرا ہاتھ خاک میں ملے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) .

عبدالعظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور معنی یہ ہے کہ : دین اورمروت والی کے لائق ہے کہ ہرچیز میں دین اس کا مطمع نظر ہو، خاص کراس میں جس میں صحبت طویل ہوتی ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دین والی کواختیار کروجوکہ ایک انتہائی چاہت ہے

تیرا ہاتھ خاک میں ملے : کہا جاتا ہے ترب الرجل یعنی افتقر یعنی آدمی فقیر ہوگا، گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم مٹی میں مل جاؤ، یعنی دعاء مراد نہیں بلکہ جدیت پر ابھارا گیا ہے، اوراس امرکی تلاش میں کوشش کرنے کا کہا گیا ہے "

دیکھیں : عون المعبود (6 / 31) .

ب اوردین والی عورت کی صفات کے متعلق گزارش ہے کہ ہمارے لیے بہت ساری صفات کودیکھنا ممکن ہے جس میں وہ پائی جائیں تواس عورت پر دین والی عورت ہونا صادق آتا ہے ان صفات میں درج صفات شامل ہیں :

1 حسن اعتقاد :

یہ ان سب صفات کے اوپر اور پہلی صفت ہے، چنانچہ جو عورت اہل سنت والجماعت میں سے ہو تو اس نے اپنے اندر دین والی کی سب سے اعلی اور قیمتی صفت ثابت کی، اور جو عورت اہل بدعت اور گمراہ قسم کے لوگوں میں سے ہو تو وہ ان دین والیوں میں شامل نہیں ہوتی جس سے نکاح کی ترغیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلائی ہے؛ کیونکہ اس کا خاوند پر بھی اثر ہوگا اور اس کی اولاد پر بھی یا پھر دونوں پر ہی اثرانداز ہو سکتی ہے

2 خاوند کی اطاعت اور جب خاوند کوئی کام کہے تو اس کی مخالفت نہ کرنا :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسم سے دریافت کیا گیا :

کونسی عورت بہتر اور اچھی ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ عورت جب خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اور اپنے مال اور نفس میں کوئی ایسی مخالفت نہ کرے جو خاوند کو ناپسند ہو"

سنن نسائی حدیث نمبر (3131) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

چنانچہ ایک صالح عورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اور اچھائی کی تین عظیم صفات جمع کر دیں اور وہ یہ ہیں :

پہلی :

جب خاوند اسے دیکھے تو اپنے دین اور اخلاق اور معاملات اور مظہر و لباس سے خوش کر دے

دوسری :

جب وہ گھر سے غائب اور سفر میں ہو تو وہ اپنی عفت و عصمت اور عزت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے

تیسری :

جب خاوند اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت دے جبکہ وہ حکم نافرمانی کا نہ ہو

3 ایمان اور دین میں خاوند کی معاونت کرے، اور اسے نیکی و اطاعت کا حکم کرنے والی ہو، اور حرام کاموں سے روکے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارہ میں آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام نے عرض کیا : تو پھر ہم کونسا مال رکھیں ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اس کے متعلق تمہارے لیے میں دریافت کرتا ہوں، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لیا اور ان سے ملے تو میں بھی ان کے پیچھے تھا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کونسا مال رکھیں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے ایک شکر کرنے والا دل رکھے، اور ذکر کرنے والی زبان، اور مومن بیوی جو اسے آخرت کے معاملات میں تعاون کرنے والی ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3094) ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور ترمذی کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں :

"اور وہ اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1856) اوپر والے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور مومن بیوی جو اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو"

یعنی اس کے دین میں معاونت کرے، اسے نماز یاد دلائے اور روزہ کے متعلق کہے اور اس کے دوسری عبادات کی بھی ترغیب دلائے، اور اسے زنا اور باقی حرا اشیاء سے روکے

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (390/8).

4 وہ عورت نیک و صالح ہو اور نیک و صالح عورت کی صفات میں شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی مطیع ہو، اور اپنے خاوند کے مالی اور جانی حقوق ادا کرنے والی ہو چاہے خاوند غائب بھی ہو

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

تو نیک و صالح اور فرمانبردار عورتیں، خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں النساء (34).

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فالصالحات قانتات : یعنی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والیاں

حافظات للغیب : یعنی اپنے خاوندوں کی اطاعت کرنے والیاں، حتی کہ عورت خاوند کے غیب ہونے کے وقت بھی اپنے آپ کی حفاظت کرے، اور خاوند کے مال کی بھی حفاظت کرے، اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں توفیق دی ہے نہ کہ یہ ان کی اپنی جانب سے ہے، کیونکہ نفس اور جان تو برائی کی طرف مائل کرنے اور ابھارنے والا ہے لیکن جو اللہ پر توکل کرے اللہ اس کے ہم و غم میں اور اس کے دین و دنیا کے معاملات میں کافی ہو جاتا ہے

دیکھیں : تفسیر السعدی (177).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"چار اشیاء سعادت میں شامل ہوتی ہیں : نیک و صالح عورت، اور وسیع رہائش، اور نیک و صالح پڑوسی، اور آرام دہ سواری

اور چار اشیاء شقاوت و بدبختی میں شامل ہوتی ہیں : برا پڑوسی، اور بری عورت، اور تنگ رہائش، اور بری سواری"

اسے ابن حبان نے صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1232) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (282) اور صحیح الترغیب حدیث

نمبر(1914) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نیک وصالح بیوی وہ ہے جو اپنے نیک وصالح خاوند کی صحبت میں بہت سال بسر کرتی ہے، اور یہ وہی متاع اور سامان ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" دنیا کا بہترین مال ومتاع مومن عورت ہے، اگر تم اسے دیکھو تو تجھے اچھی لگی اور خوش کر دے، اور اگر تم اسے حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے، اور اگر تم اس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے نفس وعزت کی اور آپ کے مال کی حفاظت کرے "

اور یہی وہ عورت ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب مہاجر صحابہ نے دریافت کیا کہ ہم کونسا مال رکھیں تو آپ نے فرمایا :

" ذکر کرنے والی زبان، اور شکر کرنے والا دل، اور نیک وصالح بیوی جو تمہارے ایمان میں آپ کی معاونت کرنے والی ہو "

اسے امام ترمذی نے سالم بن ابی جعد عن ثوبان کے طریق سے روایت کیا ہے

اور اس بیوی کی جانب سے محبت ومودت اور مہربانی حاصل ہو جس کا اللہ عزوجل نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بطور احسان ذکر کیا ہے، چنانچہ اس عورت کے لیے بعض اوقات خاوند سے جدائی کی تکلیف موت سے بھی زیادہ ہو، اور وہ اسے مال کھو جانے اور وطن کی جدائی سے بھی زیادہ محسوس کرے، خاص کر اگر ان دونوں میں کوئی تعلق ہو، یا پھر ان کے بچے اور اولاد ہوں جو جدائی اور علیحدگی کی حالت میں ضائع ہو جائیں اور ان کی حالت خراب ہو "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (299/35).

5 حسن ادب اور علم رکھنے والی ہو :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تین قسم کے افراد کے لیے ڈبل اجر ہے : ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور پھر محمد صلی پر بھی ایمان لایا، اور وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرتا ہو، اور وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اچھا ادب سکھائے، اور اس کو تعلیم دی اور اچھا علم سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے ڈبل اجر ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (97) صحیح مسلم حدیث نمبر (154).

اور مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" فادبھا " یعنی اس نے اسے اچھی خصلتیں سکھائیں جو خدمت کے آداب میں سے ہیں؛ کیونکہ ادب یہ ہے کہ : اٹھنے بیٹھنے کے حالات کی عادات اچھی ہوں، اور اخلاق بھی اچھا ہو

فاحسن ادبھا : بخاری ومسلم کی روایت میں ہے : فاحسن تادیبھا " اور " احسان تادیبھا " کہ اسے رفق ونرمی اور لطف کی تعلیم دی، اور شیخین کی روایت میں یہ اضافہ ہے : اور اسے تعلیم دی تو اسے اچھی اور بہتر تعلیم دی "

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (218/4).

6 اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا :

اور یہ "دین والی ہو" کے معنی میں شامل ہے جو صحیح حدیث میں وارد ہے جس حدیث کا ہم جواب کی ابتدا میں ذکر کرچکے ہیں

خطیب شربینی شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہاں دین سے مراد اطاعت وفرمانبرداری اور نیک وصالح اعمال اور حرام کاموں سے اجتناب اور عفت وعصمت ہے

دیکھیں : المغنی المحتاج (127/3).

بلکہ جس عورت میں واجبات وفرائض پر عمل اور اللہ کی طرف سے حرام کردہ امور سے اجتناب کرکے اپنے پروردگار کی اطاعت، اور اپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری دونوں چیزیں جمع ہوں تو اس عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہوتے وقت بہت بلند عزت وتکریم کی خوشخبری سنائی ہے

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی ہو، اور رمضان کے روزے رکھتی ہو، اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کرتی ہو، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائیگا تم جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ"

مسند احمد حدیث نمبر (1664) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب میں اسے حسن لغیرہ کہا ہے، اور اسی طرح مسند احمد کی تخریج میں شیخ ارناؤوط نے بھی

7 وہ عورت عابدہ وزاہدہ اور روزے رکھنے والی ہو

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنائت فرمائیگا، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اللہ کے حضور جھکنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت بجالانے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہونگی بیوہ اور کنواریاں التحریم (5).

بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات :

جو اطاعت کرکے اللہ کے سامنے جھکنے اور عاجزی کرنے والیاں ہونگی

مومنات : اللہ کی توحید کی تصدیق کرنے والیاں ہونگی

قانتات : اطاعت کرنے والیاں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : دعوت دینے والیاں، اور یہ بھی کہا گیا ہے : نماز ادا کرنے والیاں

سائحات : روزے رکھنے والیاں، اور زید بن اسلم کہتے ہیں : ہجرت کرنے والیاں، اور ایک قول یہ بھی ہے : جہاں وہ جائیں ان کے ساتھ جانے والیاں

دیکھیں : تفسیر البغوی (168/8).

اس پتہ چل جاتا ہے کہ کلمہ " دین " ایک جامع کلمہ ہے جو عبادات کی سب اقسام اوراطاعت کی ہر قسم کو شامل ہے ، اوراس میں سب اخلاق وشمائل وعادات شامل ہوتی ہیں ، یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ :

اوپر ہم جو اوصاف وافعال بیان کیے ہیں ان میں سب عورتیں ایک جیسی نہیں ، بلکہ ان میں درجات ہیں کسی میں کم اورکسی میں زیادہ جیسا کہ سب کو معلوم بھی ہے اور مشاہدہ بھی کیا گیا ہے ، اس لیے عورت جتنی زیادہ شرم وحیاء والی اور جتنی زیادہ علم وعبادت والی ہوگی وہ زیادہ قریب ہے کہ اسے نکاح کے لیے اختیار کیا جائے

بہر حال دین والی عورت وہ ہے جو آدمی کے دین کی حفاظت کرے ، اوراس کی آخرت میں معاونت کرنے والی ہو، اورجب خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کردے ، اورجب خاوند غائب ہو تو اس کے مال اوراپنی عزت وعصمت کی حفاظت کرے ، اوراس کی اولاد کی اچھی اور بہتر تربیت کرے

واللہ اعلم .